وہ دن جب میں نے شہر کے لیے گھر چھوڑا

The day I left home for the city

Lesley Koyi, Ursula Nafula

Brian Wambi

Samrina Sana

Urdu / English

Level 3

(imageless edition)

میرے گاوں کا چھوٹا سا بس سٹاپ لوگوں اور بھری ہوئی بسوں میں مصروف تھا۔ زمین پر رکھنے کے لیے اور بھی سامان موجود تھا۔ کنڈکٹر اُن جگہوں کا نام چلا کر بتا رہے تھے کہ بسیں کہاں جا رہی ہیں۔

. . .

The small bus stop in my village was busy with people and overloaded buses. On the ground were even more things to load. Touts were shouting the names where their buses were going.

شہر! شہر! مغرب کی جانب! میں نے ایک کنڈکٹر کو چلاتے ہوئے سُنا۔ یہ وہی بس تھی جو میں نے پکڑنی تھی۔

. . .

“City! City! Going west!” I heard a tout shouting. That was the bus I needed to catch.

شہر کی بس تقریباً بھر چکی تھی لیکن مزید لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے کو دھکا دے رہے تھے۔ کچھ لوگوں نے اپنا سامان بس کے نیچے رکھا باقیوں نے اپنا سامان اندر بنے خانوں میں رکھ دیا۔

• • •

The city bus was almost full, but more people were still pushing to get on. Some packed their luggage under the bus. Others put theirs on the racks inside.

نئے مسافروں نے اپنے ٹکٹ ہاتھوں میں دبا ئے اور بھری ہوئی
بس کا کوئی خالی کونا اپنے لیے ڈھونڈ نے لگے جہاں وہ بیٹھ سکیں۔
عورتوں اور چھو ٹے بچوں نے اُنہیں لمبے سفر کے لیے
سکون پہنچایا۔

• • •

New passengers clutched their tickets as they looked for somewhere to sit in the crowded bus. Women with young children made them comfortable for the long journey.

میں آگے جا کر ایک کھڑکی کے پاس بیٹھا۔ میرے آگے بیٹھے آدمی نے سبز رنگ کا ایک پلاسٹک کا تھیلا اپنے ہاتھوں میں دبا رکھا تھا۔ اُس نے پرانے جوتے پہنے تھے، ایک پھٹا ہوا کوٹ اور وہ کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

. . .

I squeezed in next to a window. The person sitting next to me was holding tightly to a green plastic bag. He wore old sandals, a worn out coat, and he looked nervous.

میں نے بس سے باہر دیکھا اور مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ میں اپنا گاؤں چھوڑ کر جا رہا ہوں، وہ جگہ جہاں میں بڑا ہوا۔ میں ایک بڑے شہر جا رہا تھا۔

. . .

I looked outside the bus and realised that I was leaving my village, the place where I had grown up. I was going to the big city.

سامان مکمل ہو چکا تھا اور مسافروں نے اپنی اپنی جگہ لے لی تھی۔ سامان بیچنے والے ابھی بھی دھکا دے کر بس کے اندر اپنا سامان بیچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہر کوئی چلا رہا تھا جو چیز اُس کے پاس بیچنے کے لیے موجود تھی۔ اُن کے الفاظ میرے لیے مزاحیہ تھے۔

...

The loading was completed and all passengers were seated. Hawkers still pushed their way into the bus to sell their goods to the passengers. Everyone was shouting the names of what was available for sale. The words sounded funny to me.

چند مسافروں نے مشروب خریدے باقیوں نے کھا نے والی

چیزیں اور اُنہیں چبانا شروع ہو گئے۔ وہ لوگ جن کے پاس میری

طرح پیسہ نہیں تھا صرف دیکھتے رہے۔

. . .

A few passengers bought drinks, others bought small snacks and began to chew. Those who did not have any money, like me, just watched.

یہ سرگرمیاں بس کے مسلسل ہارن کی وجہ سے متاثر ہو رہی تھیں لیکن یہ ایک نشانی بھی تھی کہ ہم جانے کے لیے تیار ہیں۔ کنڈکٹر سامان بیچنے والوں پر بہت زور سے چلایا کہ وہ باہر چلے جائیں۔

. . .

These activities were interrupted by the hooting of the bus, a sign that we were ready to leave. The tout yelled at the hawkers to get out.

سامان بیچنے والے ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے بس سے باہر نکلے۔ کچھ نے مسافروں کو بقایا دیا جبکہ باقیوں نے آخری وقت میں اپنی چیزیں بیچنے کی کوشش کی۔

. . .

Hawkers pushed each other to make their way out of the bus. Some gave back change to the travellers. Others made last minute attempts to sell more items.

جیسے ہی بس، بس سٹاپ سے نکلی میں نے کھڑکی سے باہر
جھانکا، میں نے سوچا کہ کیا کبھی میں دوبارہ گاؤں واپس آپاؤں گا۔

. . .

As the bus left the bus stop, I stared out of the window. I wondered if I would ever go back to my village again.

سفر کے دوران، بس کے اندر گرمی کی شدت اور بڑھ گئی۔ میں نے نیند کی امید کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا۔

...

As the journey progressed, the inside of the bus got very hot. I closed my eyes hoping to sleep.

لیکن یرا دماغ گھر کی طرف جھکا۔ کیا یری ماں محفوظ ہوگی؟ کیا یرے خرگوش کوئی پیسہ لا سکیں گے؟ کیا یرا بھائی یرے چھو ٹے پودوں کو پانی دے گا؟

. . .

But my mind drifted back home. Will my mother be safe? Will my rabbits fetch any money? Will my brother remember to water my tree seedlings?

راستے میں، میں نے اُس جگہ کا نام یاد کیا جہاں بڑے شہر میں میرے
چچا رہتے ہیں۔ میں ابھی بھی اُسے بڑبڑا رہا تھا جب میری آنکھ لگی۔

. . .

On the way, I memorised the name of the place where my uncle lived in the big city. I was still mumbling it when I fell asleep.

نو گھنٹوں بعد میں گاوں کے لیے واپس جانے والی لگائی گئی
آوازوں کے شور سے نیند سے بیدار ہوا۔ میں نے اپنا چھوٹا سا
بیگ دبوچا اور بس سے باہر چھلانگ لگا دی۔

. . .

Nine hours later, I woke up with loud banging and calling for passengers going back to my village. I grabbed my small bag and jumped out of the bus.

واپس جانے والی بس تیزی سے بھر رہی تھی۔ جلد ہی وہ مشرق کا
راستہ اختیار کر لے گی۔ میرے لیے اب سب سے ضروری کام
اپنے چچا کے گھر کو ڈھونڈنا تھا۔

. . .

The return bus was filling up quickly. Soon it would make its way back east. The most important thing for me now, was to start looking for my uncle’s house.

Storybooks UK

global-asp.github.io/storybooks-uk

وہ دن جب میں نے شہر کے لیے گھر چھوڑا

The day I left home for the city

Written by: Lesley Koyi, Ursula Nafula
Illustrated by: Brian Wambi
Translated by: Samrina Sana (ur)

This story originates from the African Storybook (africanstorybook.org) and is brought to you by Storybooks UK in an effort to provide children's stories in UK's many languages.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.